فرقہ وارانہ تضادات میں قرآنی اور بائبلی تفاسیر کا کردار

The Role of Qur'anic and Biblical Commentaries in Sectarian Conflicts

Benish Haseeb
M. Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore:
benishhaseeb18@gmail.com

Usama Siddiqi
Associate Professor of Islamiat, Govt. Islamia Graduate College Railway Road, Lahore:

usamasiddiqipk@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Hafeez Tahir
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Lahore Leads University, Lahore:
hafeez.tahir@leads.edu.pk

Abstract

The Qur'an is the last book of Allah Almighty, and Allah Almighty has taken responsibility for its protection. Allah the Almighty has not only taken responsibility for its words but also preserved its meanings for the humanity. People of the Bible. Objecting to Islam, they say that various commentators have made many mistakes while explaining the meaning of the Qur'anic verse, and because of these mistakes, they say that there are many contradictions in Islam and this is in their interpretation of the Qur'an. There are so many, while if we look at the interpretation of the Bible, there are more sectarian riots and contradictions in it. There are so many contradictions in the Bible of different translations, so how can there be no contradiction in its interpretation and interpretation. In the conference paper, his teachings have been seen in the light of the Qur'anic and Biblical interpretations, sectarian contradictions and national and religious peace and order. And it has been proved that there is no defect of any kind in the Qur'anic interpretations. While there is a list of faults in the biblical interpretations, then their accusation of contradictions in the opinions of the commentators and sectarian contradictions on the Qur'anic interpretation is on them. These are the things mentioned below.

فرقہ وارانہ تضادات میں قرآنی اور بائبلی تفاسیر کا کردار

Keywords: *Qur'an, Bible, Objections, Contradictions, Teachings, Sectarian Contradictions, Peace.*

تمہید

قرآن اللہ تعالی کی طرف سے نازل شدہ آخری کتاب ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالی نے اپنے ذمہ خود لیا ہے۔ اور صرف اس کے الفاظ کی ذمہ داری اللہ تعالی نہیں لی بلکہ اس کے مفہوم کو بھی انسانیت کے لیے محفوظ رکھا ہے۔ اہل بائبل اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مختلف مفسرین نے قرآن کی آیات کا مفہوم سمجھاتے وقت بہت سی کوتاہیاں کی ہیں، اور وہ ان کوتاہیوں کی وجہ سے یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں تو بہت ہی تضادات ہے اور یہ ان کے قرآن کی تفسیر میں اتنے ملتے ہیں، جب کہ اگر بائبل کی تفسیر کو دیکھا جائے تو اس میں فرقہ وارانہ فسادات اور تضادات کی گنا زیادہ ہیں مختلف ترجموں کی بائبل میں میں اتنا تضاد ہے تو اس کی تاویل اور تشریح میں کس طرح تضاد نہ ہو۔

اسی لیے اس پیپر میں قرآنی اور بائبلی تفاسیر کی روشنی میں فرقہ وارانہ تضادات کی تعلیمات کو دیکھا گیا ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ قرآنی تفاسیر میں کسی قسم کا کوئی عیب نہیں پایا جاتا۔ جبکہ بائبلی تفاسیر میں عیوب کی فہرست ہے، تو پھر مفسرین کی آراء میں تضاد اور فرقہ وارانہ تضادات کا قرانی تفسیر پر ان کا یہ الزام انہی کے اوپر الٹا صادق آتا ہے۔ ذیل میں یہی باتیں بیان کی گئی ہیں۔

تعارف الفاظ موضوع : قرآنی تفسیر سے مراد

تفسیر کا لفظ "فسر" سے نکلا ہے جس کے معنی کھولنے کے آتے ہیں، چونکہ اس کے ذریعہ قرآن کے معانی و مفاہیم کھول کر بیان کئے جاتے ہیں اس لیے اس کو علم تفسیر کہا جاتا ہے، قرآن مجید میں اسی معنی کو پیش کرنے کے لئے مختلف لفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے "تفسیر"، "تاویل"، "بیان"، "تبیان"، جو تقریباً ہمیشہ کی طرح معنی ہیں۔ چنانچہ علامہ زرکشی رحمہ اللہ نے اس کی مختصر تعریف یوں نقل کی ہے:

"هُوَعِلْمٌ يُعْرَفُ بِهِ فَهم كِتَابِ اللهِ الْمُنَزَّلِ عَلىٰ نَبِيِّهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيَانُ مَعَانِيْهِ وَاسْتَخْرَاج أَحْكَامِهِ وَحِكَمِهِ"[1]

---

[1] زرکشی، بدر الدین، محمد بن عبد اللہ، البرھان فی علوم القرآن، (بیروت: دار إحیاء الکتب العربیۃ، 1957ء)، 131

Zarkashi, Badr al-Din, Muhammad bin Abdullah, Al-Burhan fi Ulum al-Quran, (Beirut: Dar Ihya al-Kutub al-Arabiyya, 1957), p. 131.

"یہ (تفسیر) ایسا علم ہے جس سے قرآن کریم کی تفہیم حاصل ہو اور اس کے معانی کو بیان اور اس کے احکام کی حکمتوں کو نکالا جاسکے۔"

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تعریف میں مزید عموم پیدا کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"هُوَعِلْمٌ يُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ كَيْفِيَّةِ النُّطْقِ بِأَلْفَاظِ الْقُرْآنِ، وَمَدْلُوْلَاتِهَا، وَأَحْكَامِهَا الْإِفْرَادِيَّةِ وَالتَّرْكِيْبِيَّةِ، وَمَعَانِيْهَا الَّتِيْ تُحْمَلُ عَلَيْهَا حَالَةِ التَّرْكِيْبِ، وَتَتِمَّاتُ لِذَلِك" [2]

"وہ (تفسیر) علم ہے کہ جس میں قرآن کریم کے الفاظ کو ادا کرنے کے طریقے، مفاہیم، افرادی اور ترکیبی احکام کے معانی سے بحث کی جاتی ہو جو کہ ان الفاظ سے جوڑنے کی حالت میں مراد لیے جاتے ہیں۔"

بائبلی تفسیر سے مراد

تشریح کے لئے عبرانی لفظ "בִּין" استعمال ہوا ہے جس کے معنی "To give understanding,to teach,in the reflexive sense to consider diligently" یعنی "جاں فشانی سے غور وخوض کر کے تعلیم و تدریس کے ذریعہ سے فہم عطا کرنا۔ عبرانی زبان کا ایک اور لفظ "מדרש / مدراش" جو عبرانی لفظ "רבש/ دراش" سے ماخوذ ہے جس کے معنی معلوم کرنا، مطالعہ کرنا یا تشریح و تفسیر کرنا" کے ہیں۔ یونانی زبان میں اس کے لئے استعمال ہونے والا لفظ Herumneuw / ہرمانیوو "اس کا مترادف انگریزی لفظ "Hermeneutics" یعنی" بائبل کی تشریح کی سائنس کہلاتا ہے۔ اس کے معنی "تشریح کرنا، مطلب بتانا، یا وضاحت کرنا" کے ہیں۔ اس کا تعلق یونانی کے لفظ "ہرمس" سے ہے، جو ایک یونانی نام ہے اور یونانی ثقافت کی رو سے اس شخص کے پاس سونے کی ایک چھڑی تھی جو اس کے لئے دیوتاؤں کا پیغام ظاہر کرتی تھی۔

---

[2] شهاب الدين محمود، روح المعاني في تفسير القرآن العظيم، (بيروت: دار الكتب العلمية، س۔ن)، 4/1

Shahab al-Din Mahmood, Rooh al-Maani fi Tafsir al-Quran al-Azim, (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyya, s.n.), 4/1.

فرقہ وارانہ تضادات میں قرآنی اور بائبلی تفاسیر کا کردار

سب سے پہلے لازم ہے کہ اس موضوع کو سمجھا جائے۔ یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ بائبلی تفسیر کا تعلق بائبلی دستاویز کے ساتھ ہے۔ یہ دستاویز چھیاسٹھ کتب پر مشتمل ہے، جو دو عہود یعنی عہد عتیق اور عہد جدید میں تقسیم ہے۔ یہ تمام دستاویز تحریری ہیں۔ ان دستاویز کو "پاک کلام، پاک نوشتے یا بائبل مقدس" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔[3]

فرقہ وارانہ تضادات سے مراد

انسانی مزاج کے تنوع، فکر و نظر کی نیرنگیاں، عقل و فہم کے نشیب و فراز، غور و فکر میں کھلا تفاوت اور تاثرات و احساسات کی اپنی مستقل دنیا، یہ وہ ناقابل انکار حقائق ہیں جو تعبیر مذہب کے ضمن میں پوری طرح دیکھے جا سکتے ہیں۔ مذہبی تعبیرات کے تنوعات سے افکار بنتے ہیں اور افکار سے نظریات و عقائد۔ پھر یہ نظریات و عقائد اپنے ہم خیال کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں جس کے نتیجے میں مذہب مختلف فرقوں میں بٹ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ تعصب و عناد کی فضائیں تخلیق پاتی ہیں اور یہ تعصب و تفریق اگر مکروہ صورت میں ظاہر ہو فرقہ واریت کا روپ دھار لیتی ہے اور بعد ازاں یہی فرقہ واریت قتل و غارت کو جنم دیتی ہے۔ یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جب مذہب کے نام پر خود مذہب سمیت ہر انسانی قدر خطرے میں پڑ جاتی ہے اور انسانیت مذہب کے نام پر انسانیت کے خون کی پیاسی ہو جاتی ہے۔[4]

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

قرآنی اور بائبل کی تشریحات، فرقہ وارانہ تضادات، پر ایک ادبی جائزہ اس پیچیدہ اور اہم موضوع سے متعلق مختلف مسائل اور مباحثوں کا ایک جامع جائزہ فراہم کرنے میں مددگار ہو گا۔ اس موضوع پر جو اس سے پہلے کام ہوا اس کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔

---

[3] روبن جان، علم التفسیر، (مریدکے: گڈ نیوز بیلیورز بائبل سکول، س۔ن)، 16:

Robin John, Ilm al-Tafsir, (Muridke: Good News Publishers Bible School, s.n.), p. 16.

[4] احمد علی؛ مظہر حسین؛ عاطف اسلم راؤ، اسلام، پاکستان اور فرقہ واریت: قرآنی تناظر میں ایک تحقیقی مطالعہ، یونیورسٹی آف جتراں جرنل آف ریلیجیئس سٹڈیز، ج:3، ش:1 (2019ء)، ص:18-19

Ahmed Ali, Mazhar Hussain, Aatif Islam Rao, "Islam, Pakistan aur Firqah Variyat: Quranic Tanazur Mein Ek Tehqiqi Mutalia," University of Jyotiraditya Journal of Religious Studies, J:3, S:1 (2019), s: 18-19.

یونیورسٹی مقالات

مختلف یونیورسٹیوں میں اس موضوع سے متعلقہ یہ کام ہوئے۔

#	عنوان	مصنف	ڈگری	یونیورسٹی	سال
1	فرقہ واریت کے خاتمے میں مساجد کا کردار: پاکستانی تناظر میں ایک جائزہ	مقصود احمد	MP	UOL	2019
2	فرقہ واریت پر لکھی گئی اہم تالیفات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ	محمد امتیاز	MP	MIU	2019
3	فرقہ واریت کے نفسیاتی اسباب اور ان کا علاج قرآن حکیم کی روشنی میں	طاہرہ بتول	MA	BZU	2001
4	فرقہ واریت کی تاریخ، اسباب اور حل	عارف اللہ	MP	GU	2011
5	مذہبی فرقہ واریت کا خاتمہ: انتشارِ عالم کا واحد حل	مومنہ شاہین	MP	UOPAK	2016
6	اسلامی فکر میں فرقہ وارانہ رجحانات کا تحقیقی جائزہ	افتخار حسین	MA	MUL	2002
7	مسلمانوں کے زوال میں فرقہ بندی کا کردار	جمیلہ صدیقی	MA	PU	1995
8	مسیحی فرقے اور ان کے باہمی اختلافات	رخسار طارق	BS	PU	2022

تحقیقی آرٹیکلز

مختلف سکالرز کی جانب سے اس موضوع سے متعلقہ یہ کام ہوئے۔

- پہلا مقالہ پاکستان اور فرقہ واریت: قرآنی تناظر میں ایک تحقیقی مطالعہ یونیورسٹی آف جنرال کے جرنل آف ریلیجیئس سٹڈیز" میں شائع ہوا ہے۔

- دوسرا مقالہ دینی فرقہ واریت، اس کے اسباب اور ممکنہ حل: معاشرتی منظر نامے کی تجزیہ کاری انٹرنیشنل ریسرچ جرنل آن اسلامک اسٹڈیز میں شائع ہوا ہے۔
- تیسرا مقالہ جامعہ پنجاب کے جرنل "القلم" میں شائع ہوا ہے اور اس کا عنوان ہے "احکام شریعت کی روشنی میں فرقہ واریت کے اسباب کا سدباب: تحقیقی مطالعہ"۔
- چوتھا مقالہ "مذہبی اجارہ داری کے انسداد میں مفسرین کی خدمات کا تجزیاتی مطالعہ" جرنل "التفسیر" میں شائع ہوا ہے۔
- پانچواں مقالہ مجلہ "تہذیب الافکار" میں شائع ہوا ہے اور اس کا موضوع "فرقہ واریت کا تصور: قرآنی نصوص کی روشنی میں" ہے۔
- پاکستان میں مذہبی فرقہ واریت: اسباب، نقصانات اور اصلاحی تجاویز، فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات۔ ایک جائزہ، مذہبی انتہاپسندی اور عصر حاضر میں فرقہ واریت کے اسباب اور سدِباب ان عنوانات کے تحت مقالے مختلف مجلوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

اس مقالہ کا طریقہ کار اور منہج

زیر تحقیق مضمون میں درج ذیل اسالیب تحقیق کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

- یہ تحقیق بیانیہ اور تجزیات کی ایک معروف سندی تحقیق کا اسلوب استعمال کرتی ہے جس کی بنیاد موضوع سے متعلق بنیادی اور اساسی ماخذ پر ہے۔ تحقیق کے اس طریقہ کار نے موضوع کو تفصیل سے سمجھنے میں مدد فراہم کی ہے۔
- اس تحقیق میں موضوع کا جائزہ لینے کے لئے بنیادی اور اساسی ماخذوں کا استفادہ کیا گیا ہے۔ موثر تجزیات اور تحقیقی دستاویزات کی روشنی میں موضوع کے مختلف پہلوؤں کو پیش کرنے میں یہ مضمون تحقیقی معلومات کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔
- اس تحقیق میں تکمیل کے لئے مختلف جدید وسائل کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ تحقیقی مواد جمع کرنے، تجزیہ کرنے، اور تحلیل کرنے کے لئے تازہ ترین تکنیکوں اور تجرباتی اشیاء کا استفادہ کیا گیا ہے

- **امت مسلمہ واہل بائبل میں فرقہ واریت-ایک تاریخی جائزہ**

اہل قرآن کے ہاں فرقہ واریت کی تاریخ:

نبی کریم کے مبعوث ہونے سے پہلے عرب اقوام مختلف قبائل میں تقسیم تھیں۔ وہ ایک دوسرے کے خلاف نفرت کرتی اور بار بار جھگڑتی رہتی تھیں۔ وہ اپنی خود کو دوسری اقوام کے مقابلے میں بڑھیا سمجھتے تھے، اور عرب کو "عرب" کہتے اور دوسری اقوام کو عجم یعنی گونگا سمجھتے تھے۔ اللہ کی رحمت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے ساتھ ہی ان نفرتوں کے پہاڑ ختم ہو گئے اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ شیر وشکر ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے حقیقتاً نبی کریم کی تعلیمات کو پہچانا، سمجھا اور ان پر عمل کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے فرقہ وار تصورات کو ختم کرنے اور مساوی تصورات کو فروغ دینے کی خاطر فرمایا:

"عن ابی ذر ان النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قال لہ انظر فانک لیس بخیر من احمر ولا اسود الا ان تفضلہ بالتقوی"۔[5]

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "دیکھو، تم کسی گورے یا کالے سے برتر نہیں ہو، البتہ تم اس کی برتری کو تقوی سے حاصل کروگے۔"

فرقہ واریت کی ابتداء پر جب نظر دوڑائی جاتی ہے، تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ موضوع صرف موجودہ دور کا ہی نہیں ہے، بلکہ اس کی تاریخ دور صحابہ کرام تک جاتی ہے۔ صدیقی دور کے آغاز میں منکرین کی طرف سے زکوۃ کے مسئلے میں ایک فرقہ پیدا ہوا۔ آپ نے ان کے خلاف قتال کا فیصلہ فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر سوال کیا کہ کلمہ گو ہونے کے باعث ان کے خلاف قتال کیونکر کیا جاسکتا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

" وَاللَّهِ لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالاً كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى

---

[5] احمد بن حنبل،مسند احمد ، مسند الأنصار، حديث أبي ذر الغفاري رضي الله عنه،(21407)

Ahmad bin Hanbal, Musnad Ahmad, Musnad al-Ansar, Hadith Abu Dharr al-Ghifari radi Allahu anhu.(21407) ,

مَنْعِهِ. فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ [6] "

"واللہ! میں تو اس شخص سے جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا ہے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ واللہ اگر وہ مجھے ایک رسی بھی دینے سے رکیں گے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان سے ان کے انکار پر بھی جنگ کروں گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا پھر جو میں نے غور کیا مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دل میں لڑائی کی تجویز ڈالی ہے تو میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔"

اسی طرح فرقہ واریت کے اثرات پھیلنے سے پہلے ہی ختم ہو گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں سبائی فرقہ ظاہر ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان جنگ صفین کے موقع پر خوارج کے نام سے ایک فرقہ اٹھا۔ طے وقت میں مختلف فرقے وجود میں آئے، جن میں سے چند معروف فرقے نمایاں ہیں جیسے کہ معتزلہ، قدریہ، جبریہ، جہمیہ، مرجئہ، مشبہ، وغیرہ۔

اس دوران، اہل سنت کے چار معروف ائمہ اور فقہاء نے اجتہاد کر کے جدید مسائل کا حل پیش کیا۔ ائمہ کی اجتہادی آراء درمیان اختلافات موجود تھے، مگر وہ اختلافات تنقیدی نظریات یا عملی روایات کو متاثر نہیں کرتے تھے۔

عصر حاضر میں، فرقہ واریت کے پھیلاؤ میں فرقہ وارانہ ذہنیت کے منفی اور ان کے مقابلے میں علماء حق کے مثبت کردار کو بیان کرتے ہوئے منیر احمد لکھتے ہیں:

"ان لوگوں نے نئی تعبیرات اور تشریحات کے ذریعے کئی نئے فرقے بنائے اور انہیں مختلف مذاہب کے نام دے دیا۔ ان کے منفی کردار نے علماء حق کو مجبور کیا کہ وہ بھی آواز

---

[6] بخاری، محمد بن اسماعیل ،صحیح البخاري ، كتاب الاعتصام الكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم (7284)

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih al-Bukhari, Kitab al-I'tisam bi Kitab wa al-Sunnah, Bab al-Iqtida' bi Sunan Rasul Allah SAW.(7284)

اٹھائیں، اور ان کی تفسیر کی طرف رجوع کر کے غلط تشریحات کو درست معانی میں پیش کریں، جو کہ اس فرقہ واریت کو فروغ دینے کے لئے فرانسیسی چال کی طرح تھا۔"[7]

فرقہ واریت کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہوئے، ہم دیکھتے ہیں کہ جو دینی تنازعات مسلمانوں کے درمیان پیدا ہوئے، وہ حقیقتاً دینی اصولوں سے دور ہونے کی نتیجہ میں پیدا ہوئے۔ مناظر احسن گیلانی ہندوستان کے مسلمانوں کے باہمی تنازعات کی نوعیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بہر حال ہندوستان میں دینی جھگڑوں کے تماشے جو دیکھے گئے ہیں، دین کے صحیح احساس پر اس کی بنیاد یقیناً قائم نہ تھی"

اہل بائبل کے ہاں فرقہ واریت کی تاریخ

پولس رسول موجودہ مسیحی عقیدے کا بانی ہے۔ یہ نہایت کٹر قسم کا فریسی یہودی تھا ابتداء میں میں اس نے عیسائیت کی سخت مخالفت کی لیکن شام کی طرف سفر کے دوران مسیح اس کے سامنے ظاہر ہوئے جس کے بعد اس نے مخالفت ترک کر دی اس کے بعد اس نے بہت سے عیسائی معتقدات وضع کئے جو اب تک عیسائیت کی روح رواں ہیں ان میں مسیح کی الوہیت، خدا کا بیٹا ہونا، کفارہ وغیرہ شامل ہیں۔ اس کی تعلیمات کا ایک خاص پہلو یہ تھا کہ وہ تمام لوگ جنھوں نے مسیح کو مان لیا چاہے وہ تورات پر عمل پیرا ہوں یا نہ ہوں خدا کی نظر میں سچے ہیں اس کے نزدیک ایمان نجات کی بنیاد تھا۔[8]

حضرت عیسیٰؑ کے فورا بعد ہی مسیحیوں میں فرقہ واریت کا آغاز ہو گیا۔ یہودی مسیحیوں اور غیر یہودی مسیحیوں میں کشمکش اور کھینچا تانی شروع ہو چکی تھی۔ یروشلم کونسل کے بعد پولس نے مسیحیت کو آفاقی مذہب بنانے کے چکر میں شریعت موسوی کی پابندی ختم کر دی اور ختنہ نہ کرنے اور سور کا گوشت کھانے کی اجازت دے دی تھی۔ اس کے علاوہ اس نے کھانے پینے میں حرام و حلال کی ساری حدود و قیود ختم کر دیں۔ حضرت عیسی کے ابتدائی پیروؤں نے ان بدعات کے خلاف مزاحمت کی وقت کے ساتھ ساتھ راسخ العقید ولوگوں میں ان بدعات کے خلاف بے چینی کا

---

[7] منیر احمد، مولانا، فرقہ واریت کیا ہے، کیوں ہے اور اسکا سدباب، اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، بدون الطبع، ص 23۔
.Munir Ahmed, Molana, "Firqah Variyat Kya Hai, Kyun Hai Aur Iska Sada Bab," Ittehad Ahl al-Sunnah wa al-Jama'ah, Bina al-Taba, s: 23.

[8] رومیوں کے نام خط 16:6

اضافہ ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ عقائد میں بھی اختلاف شروع ہو گیا۔ لوگوں کی جتنی رائیں تھیں اتنے ہی عقائد تھے۔ جس طرف میلان طبع ہوتا ویسے ہی نظریات ہو جاتے۔ پولس نے غیر یہودی اقوام کے لیے شریعت موسوی کی پابندی ختم کر کے جو دروازہ کھولا اس سے مسیحیت اطراف و اکناف میں وسعت پا رہی تھی۔ حضرت مسیحؑ کی اصل تعلیمات مسخ ہو رہی تھیں اور نئے لوگ مسیحیت میں اپنے پرانے مذہب کی روایات کے ساتھ مسیحیت میں داخل ہو رہے تھے-اس طرح فرقے بنتے جا رہے تھے۔ چوتھی صدی تک پہنچتے پہنچتے مسیحیت میں 80 سے 90 فرقے پیدا ہو چکے تھے۔ سینٹ آگسٹائن نے 88 فرقے گنوائے ہیں۔[9]

یہ فرقے ایک دوسرے کے ساتھ سخت نفرت و حقارت سے پیش آتے تھے۔ یہ سلسلہ روز بروز بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اس نفرت کی آگ کو بھڑکانے والے بھی راہب ہی تھے اور اس آگ میں دو مخالف گروہوں کو جلا کر خاک کر دینے کی کوششوں میں ہیں پانی ہوتے تھے۔ اسکندریہ اس فرقہ ورانہ کشمکش کا ایک بڑا اکھاڑا تھا۔ وہاں پہلے ایرین فرقے کے بشپ نے اتھانا اسویس کی پارٹی پر حملہ کیا۔ اس کی خانقاہوں سے کنواری راہبات پکڑ پکڑ کر نکالی گئیں ان کو ننگا کر کے خار وار شاخوں سے پیٹا گیا اور ان کے جسم پر داغ لگائے گئے تاکہ وہ اپنے عقیدے سے توبہ کر لیں۔ پھر جب مصر میں کیتھولک گروہ کو غلبہ حاصل ہوا تو اس نے ایرین (Arian) فرقے کے خلاف یہی سب کچھ کیا۔ حتیٰ کہ غالب خیال یہ ہے کہ خود ایریس (Arius) کو بھی زہر دے کر مار دیا گیا۔[10]

مختلف فرقوں کے آپس کے اختلافات کو بڑھانے میں کونسلوں کا کردار بہت اہم ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب کلیسائی عیسوی کا شیرازہ پادریوں کے حب جاہ اور خباثت نفس کی وجہ سے پراگندہ ہو رہا تھا۔ اجتہادات کو شان اجماع بخشنے کے بہانے سے اکثر کونسلوں کے اجلاس منعقد ہوتے تھے۔ لیکن اس انعقاد کا مقصد پوشیدہ رکھا جاتا تھا-بسا اوقات ان کونسلوں میں جبر، ارتشا اور بد دیانتی کا سماں نظر آتا تھا مغرب میں بطریق کا عہدہ و دولت و تمول، عیش و

---

[9] مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، نصرانیت قرآن کی روشنی میں، (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1995ء)، 109

Maududi, Abul A'la, "Nasraniyat Quran Ki Roshni Mein," (Lahore: Idara Tarjuman al-Quran, 1995), s: 109.

[10] ایضاً، ص:110

Ibid, P.110.

عشرت اور شکوہ طمطراق کی ایسی ہیبت آزما ترغیبات پیش کرتا تھا کہ اس عہدہ و پر نامزد ہوتے وقت خونریز ہنگاموں کا واقع ہونا مساوات ہو گیا تھا۔[11]

پائی شیر کا استقف ہلاری اپنے مشہور و معروف مضمون میں جو اس نے کونسل کے انعقاد کے وقت لکھا ایک مقام پر کہتا ہے؛

یہ واقعہ جس قدر افسوس ناک ہے اسی قدر خطرناک بھی ہے کہ لوگوں کی جتنی رائیں ہیں، اتنے ہی مذہب میں بھی خواہشیں ہیں، اتنے ہی عقائد میں اور جس نسبت سے ان میں عیوب پائے جاتے ہیں اسی نسبت سے ان کے اسباب کفر والحاد کا شمار ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم من مانے عقائد قائم کر لیتے ہیں اور جو جی میں آتا ہے ان کی تاویل کر دیتے ہیں۔ پچھتانے والوں کی حمایت کرتے ہیں ان کو برا بھلا کہتے ہیں۔ دوسروں کے عقائد باوجود ان عقائد کے پیرو ہونے کا ابطال کرتے ہیں اور اپنے عقائد کو بھی باوجود یکہ دوسرے لوگ ان کے پیرو ہیں جھوٹا قرار دیتے ہیں، غرض اس طرح باہم دست و گریبان ہو کر ہم آپس میں تخریب و تباہی کا باعث ہو رہے ہیں[12]

چنانچہ اس وقت صرف امریکہ میں عیسائی فرقوں کی تعداد اڑھائی سو کے قریب ہے۔ مسیحیوں کے یہ اختلافات کسی رسم کو کم یا زیادہ اہمیت دینے کی وجہ سے ہیں۔ مثلاً کسی فرقہ نے مذہبی رسوم کی بجائے رفاہی کاموں پر زور دیا Salvation Army)ملقی فوج کہلایا۔ کسی فرقے نے حضرت عیسیٰؑ کے ظہور ثانی کا غلغلہ بلند کیا تو اسے ایڈونٹسٹ(Adventists کیا گیا۔

مذہب میں فرقہ بندی اور گروہ بندی سرایت کر گئی تھی۔ ہر فرقہ دوسرے کے سائے سے بھاگتا تھا اور ہر گروہ چند فروعی و فرسودہ مسائل (جن کا زندگی کے حقائق سے کوئی تعلق نہیں تھا) ہی کی موشگافیوں کو مدار نجات و ایمان سمجھنے لگا تھا۔ پھر ان موشگافیوں میں باہمی اختلاف کی وجہ سے شدید قسم کی ہنگامہ آرائی ہوتی اور کشت و خون تک نوبت پہنچی تھی۔[13]

---

[11] ڈریپیر، جان ولیم، ڈاکٹر، معرکہ مذہب و سائنس، مترجم: مولانا ظفر علی خان، (لاہور: الفصیل غزنی سٹریٹ، س۔ن)، 176
Darpeyer, John William, Daktar, Maraka Mazhab o Science, Tarjuma: Molana Zafar Ali Khan, (Lahore: Al-Fasial Ghazni Street, s.n.), s: 176.

[12] ایضاً، ص:318

Ibid, P.318.

[13] تقی امینی، محمد، مولانا، لامذہبی دور کا تاریخی پس منظر، (کراچی: نفیس اکیڈمی، ط۔اول، 1987ء)، 38

معرکہ مذہب وسائنس کے مؤلف ان فرقوں کے ناموں کا ذکر کچھ اس طرح کرتے ہیں:

مشرق میں دربار قسطنطنیہ کے طرز عمل نے کلیسا کو مباحثوں مناقشوں اور مجادلوں کی جولانگاہ بنا رکھا تھا جو بے شمار فرقے ان مذہبی معرکہ آرائیوں نے پیدا کر دیے تھے۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔ ایرئین، سیلیڈین، کالیریڈئن، یوٹیشن، ناسٹک، جیکوبانٹ مارسیونائٹ، نسطورین، ویلٹائن، منجملہ۔[14]

فرقوں اور کلیساؤں کی اتنی کثیر تعداد کی مثال کسی اور مذہب میں کم ہی ملے گی یہ کلیسائیں صرف عقائد کی پیچیدگی کی وجہ سے ظہور میں نہیں آئیں بلکہ مختلف وجوہات کی بناء پر ایسا ہوا جن میں سے ایک زبان بھی ہے[15]

اس سلسلے میں پادری برکت اللہ لکھتا ہے:

زبان کے لحاظ سے دو قسم کی کلیسیائیں غودار ہوئیں اول وہ جو یونانی تھیں۔ان کی عبادت کی زبان یونانی تھی انطاکیہ و شام ان کا مرکز بن گیا جو شامی تھیں۔جو سریانی یا آرامی زبان میں عبادت کرتی تھیں—ایڈیسبہ ان کلیساؤں کا مرکز بن گیا تھا—پھر ان کلیساؤں کی شاخیں اور مزید حصے بنتے گئے—[16]

مسیحیوں میں مذہبی رسوم ہر فرقے کی الگ ہیں—رومن کیتھولک اور ایسٹرن چرچ کی مذہبی رسوم اینگلیکن چرچ یا افریقہ کے عیسائی فرقوں سے بالکل مختلف نظر آتی ہیں—اسی طرح مسیحیوں کے متعدد دوسرے فرقے ہیں—جن کی عبادات اور مذہبی رسوم کے طور طریقے رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں سے بالکل جدا نظر آتے ہیں

مسیحیت کے اہم فرقے مندرجہ زیل ہیں۔

1۔رومن کیتھولک

2۔ایسٹرن آرتھوڈوکس (مشرقی راسخ العتقاد)

Taqi Ameeni, Mohammad, Molana, "La Mazhabi Daur Ka Tareekhi Pas Manzar," (Karachi: Nafees Academy, T:1, Alif, 1987), s: 38.

[14] جان ولیم، معرکہ مذہب وسائنس،176

John William, Maraka Mazhab o Science, s: 176.

[15] صدیقی، نادر رضا، ڈاکٹر، پاکستان میں مسیحیت، (لاہور: مسلم اکادمی، المطبعۃ العربیہ، 1979ء)، 163

Sadiqi, Nader Raza, Doctor, "Pakistan Mein Masihiyat," (Lahore: Muslim Academy, Al-Matabi'at al-Arabiyya, 1979), s: 163.

[16] پادری برکت اللہ، مغلیہ سلطنت اور مسیحیت، (لاہور: پنجاب ریلجن بک سوسائٹی، 1970ء)، 28

Padri Barkat Allah, Mughal Sultanat aur Masihiyat, (Lahore: Punjab Religion Book Society, 1970), s: 28.

3۔ پروٹسٹنٹ

قرآن اور ممانعت فرقہ بندی

تفرقے کا خطرہ ایسا ہے کہ اللہ تعالی نے اس کی روک تھام کے لئے تمام پیغمبروں کو توجہ دی ہے، تاکہ وہ دین کو مضبوطی سے قائم کریں۔ ارشاد باری ہے:

"شَرَعَ لَكُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِۦ نُوحًا وَٱلَّذِيٓ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ وَمَا وَصَّيۡنَا بِهِۦٓ إِبۡرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰٓۖ أَنۡ أَقِيمُواْ ٱلدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُواْ فِيهِۚ كَبُرَ عَلَى ٱلۡمُشۡرِكِينَ مَا تَدۡعُوهُمۡ إِلَيۡهِۚ ٱللَّهُ يَجۡتَبِيٓ إِلَيۡهِ مَن يَشَآءُ وَيَهۡدِيٓ إِلَيۡهِ مَن يُنِيبُ" [17]

"خدا نے تمہارے لئے دین کی راہ کو واضح طور پر مختص کیا ہے، جس کی نصیحت نوح علیہ السلام کو دی گئی تھی، اور جس کی وحی پیغمبر تمہاری طرف بھی آئی ہے، اور اس کی تعلیم ابراہیم علیہ السلام، موسی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دی گئی ہے کہ دین کو مضبوطی سے قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ کرو، مشرکین کو یہ بات بہت کڑا گزرتی ہے جس کی تم ان کو دعوت دے رہے ہو۔ خدا جو کسی کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کے لئے اس کو منتخب کرتا ہے، اور جو کوئی اس کی طرف رجوع کرتا ہے، اسے ہدایت دیتا ہے۔"

ایک اور آیت میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

"قُلۡ هُوَ ٱلۡقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبۡعَثَ عَلَيۡكُمۡ عَذَابٗا مِّن فَوۡقِكُمۡ أَوۡ مِن تَحۡتِ أَرۡجُلِكُمۡ أَوۡ يَلۡبِسَكُمۡ شِيَعٗا وَيُذِيقَ بَعۡضَكُم بَأۡسَ بَعۡضٍۗ ٱنظُرۡ كَيۡفَ نُصَرِّفُ ٱلۡأٓيَٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَفۡقَهُونَ" [18]

"کہہ دیجئے کہ اللہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ وہ تمہارے اوپر سے یا پائوں کے نیچے سے عذاب بھیجے، یا ایک گروہ کو دوسرے سے ٹکرا دے، اور ایک کے ذریعہ دوسرے کو

---

[17] القرآن، 13:42

Surah Ash-Shura, 42:13.

[18] القرآن، 65:6

Surah Al-An'am, 6:65.

عذاب کے موقع دے۔ یہ دیکھو کہ ہم کس طرح آیات کو مختلف زاویوں سے پیش کرتے ہیں، امید ہے کہ اس سے شاید وہ لوگ بھی ان کی معنوں کو سمجھ سکیں۔"

اللہ تعالی مزید فرماتے ہیں:

"وَٱعۡتَصِمُواْ بِحَبۡلِ ٱللَّهِ جَمِيعٗا وَلَا تَفَرَّقُواْۚ وَٱذۡكُرُواْ نِعۡمَتَ ٱللَّهِ عَلَيۡكُمۡ إِذۡ كُنتُمۡ أَعۡدَآءٗ فَأَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوبِكُمۡ فَأَصۡبَحۡتُم بِنِعۡمَتِهِۦٓ إِخۡوَٰنٗا وَكُنتُمۡ عَلَىٰ شَفَا حُفۡرَةٖ مِّنَ ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنۡهَاۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمۡ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُونَ"[19]

"اور اللہ کی رسّی (قرآن) کو مضبوطی سے پکڑے رہو آپس میں تفرقہ نہ انگیزو، اور اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ تم پہلے آپس میں دشمن تھے، پھر اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کی تو تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم جہنم کی کنارے پر تھے، تو اس نے تمہیں نکال لیا۔ اللہ اپنی آیتوں کو اسی طرح بیان کرتا ہے کہ شاید تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔"

قرآن میں ارشاد ہے:

"وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ تَفَرَّقُواْ وَٱخۡتَلَفُواْ مِنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلۡبَيِّنَٰتُۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيمٞ" [20]

"اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے واضح نشانیوں کے بعد تفرقہ انگیزی کی، اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔"

اللہ تعالی قرآن میں ایک جگہ فرماتا ہے:

"وَأَنَّ هَٰذَا صِرَٰطِي مُسۡتَقِيمٗا فَٱتَّبِعُوهُۖ وَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلسُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمۡ عَن سَبِيلِهِۦۚ ذَٰلِكُمۡ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ" [21]

"اور یہ میرا سیدھا راستہ ہے، اس کا اتباع کرو، اور دوسرے راستوں کی طرف نہ جاؤ، کہ وہ تم کو اس کے راستے سے الگ کر دیں۔ یہ تمہیں کہتا ہے تاکہ تم پرہیز گار بنو۔"

---

[19] القرآن، 103:3

Surah Aal-E-Imran, 3:103.

[20] القرآن، 105:3

Surah Aal-E-Imran, 3:105.

[21] القرآن، 153:6

Surah Al-An'am, 6:153.

بائبل اور ممانعت فرقہ بندی

بائبل فرقہ واریت کے خلاف ہے اور یہ مختلف آیات اور احادیث کے ذریعہ جسمانی اور روحانی یکجہتی کی ترقی کی بات کرتا ہے۔

بائبل میں رسول پال کورنتھ کے مسیحیوں کو یہ کہتے ہیں:

"دماغ اور خیال میں مکمل طور پر ایک ساتھ موجود ہو جائیں"۔[22]

وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ وہ مختلف فرقوں میں تقسیم نہیں کرنے چاہئے بلکہ ایک ہی خیال اور مقصد کے لئے ہونا چاہئے۔

اسی طرح، فلپیوں 2:2 میں، پاول فلپائیوں کے مسیحیوں کو "یکجہتی کی بابت ایک دوسرے جیسے خیالات، محبت اور روح کے باہم اتحاد کے لئے مستعد" کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

بائبل میں ہے:

> "میری یہ خوشی پوری کرو کہ تم یک دل رہو۔ یکساں محبت رکھو۔ ایک جان ہو۔ ایک ہی خیال رکھو۔ تفرقہ اور بیجا فخر کے باعث کچھ نہ کرو بلکہ فروتنی سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھو۔"[23]

یہ آیت یقین دلاتی ہے کہ مسیحیوں کے درمیان اتحاد کا اہم مقام ہے، جیسے ان کے خیالات اور ان کے تعلقات میں۔

عیسی علیہ السلام نے بھی جو اپنے پیروکاروں کے درمیان اتحاد کے لئے دعا کی تھی، یہ اہم ترین دعا تھی جو یوحنا 21:17 میں موجود ہے۔ انہوں نے دعا کی کہ ان کے پیروکاروں میں ایک ہو جائیں۔

---

[22] کرنتھیوں 1:10

Corinthians 1:10.

[23] فلپیوں 2:2-3

Philippians 2:2-3.

بائبل میں دعا یوں ہے:

"تاکہ ہم سب ایک ہوں، یعنی جیسے اے باپ، تو میرے اندر ہے اور میں تیرے اندر ہوں، اور وہ بھی ہم میں ہیں، اور دنیا میں ایمان لائی کہ تو نے مجھے بھیجا ہے۔"[24]

جیسے انہوں نے دعا کی کہ ان کے پیروکاروں میں ایک ہو جائیں، جیسے ان کے پدر آپ کے اندر اور آپ پدر کے اندر ہیں۔ یہ دعا اتحاد کے اہم مقام کو نمایاں کرتی ہے جو مسیحیوں کے لئے ایمان اور عمل کا اہم حصہ ہے۔

بائبل کے علاوہ بھی مسیحیوں کے درمیان یکجہتی کی اہمیت کو احباب، بخشش اور رابطہ برقرار رکھنے کی ضرورت کے حوالے سے زور دیا گیا ہے۔ مسیحیوں کو ایک دوسرے سے محبت کرنے اور صبر اور تواضع کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چلنے کا خاص احترام دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ اگر آراء یا عمل میں مختلفیت ہو تو بھی جیسا کہ بائبل میں ہے:

"ایک دوسرے سے غصہ نہ کرو، بلکہ ایک دوسرے کو معاف کر دیا کرو، اگر کوئی شخص تمہارے خلاف غلطی کرے تو بھی اسے معاف کر دو۔ جیسے خداوند نے تمہارے قصور معاف کئے، تمہیں بھی اسی طرح کرنا چاہئے۔ ان سب چیزوں کو اپناؤ، لیکن سب سے زیادہ اہم محبت ہے۔ اور ان سب کو باندھ کر ان کی اوپر محبت کو جو کمال کا پٹکا ہے، باندھ لو۔"[25]

ایک اور مقام پر آیت ہے:

"ہمیشہ حلیم اور کمال فروتنی سے رہو۔ صبر اور محبت کے ساتھ ایک دوسرے کو برداشت کرو۔ تم ایک دوسرے کے ساتھ امن سے رہو، روح کے ذریعے امن سے رہو۔ تم مل کر اس اتحاد کو بچائو جو سلامتی کے ساتھ حاصل ہوا ہے۔"[26]

---

[24] یوحنا 21:17

John 21:17.

[25] کلسیوں 3:13-14

Colossians 3:13-14.

[26] افسیوں 4:2-3

Ephesians 4:2-3.

مسلمان علماء کی تفاسیر اور فرقہ واریت

امت مسلمہ جس طرح منتشر ہو چکی ہے، اور باہمی اختلافات کی وجہ سے افتراق کا شکار ہے مذہبی، سیاسی اختلافات، فرقہ واریت نے امت مسلمہ کو مختلف گروہ کی صورت میں تقسیم کر دیا ہے. اختلاف رائے ہونا ایک فطری بات ہے لیکن شدت پسندی نے ہمارے معاشرے کو بکھیر کر رکھا دیا ہے. اسلام ہمیں اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہنے کی تلقین کرتا ہے اس کی بہترین مثال ہمیں ہماری مذہبی رسومات اور تہواروں سے ملتی ہے. عید ہو یا حج کا مقام ہو، تمام مسلمان ایک جگہ بغیر کسی تفریق کے فریضہ حج انجام دیتے ہیں۔ اور مفسرین قرآن بھی یہی درس دیتے ہیں۔

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"وَٱعۡتَصِمُواْ بِحَبۡلِ ٱللَّهِ جَمِيعٗا وَلَا تَفَرَّقُواْۚ وَٱذۡكُرُواْ نِعۡمَتَ ٱللَّهِ عَلَيۡكُمۡ إِذۡ كُنتُمۡ أَعۡدَآءٗ فَأَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوبِكُمۡ فَأَصۡبَحۡتُم بِنِعۡمَتِهِۦٓ إِخۡوَٰنٗا وَكُنتُمۡ عَلَىٰ شَفَا حُفۡرَةٖ مِّنَ ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنۡهَاۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمۡ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُونَ"[27]

"اور اللہ کی رسّی (قرآن) کو مضبوطی سے پکڑے رہو آپس میں تفرقہ نہ انگیزو، اور اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ تم پہلے آپس میں دشمن تھے، پھر اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کی تو تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم جہنم کی کنارے پر تھے، تو اس نے تمہیں نکال لیا۔ اللہ اپنی آیتوں کو اسی طرح بیان کرتا ہے کہ شاید تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔"

مولانا مودودی اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اللہ کی رسی سے مراد اس کا دین ہے، اور اس کو رسی سے اس لئے تعبیر کی گیا ہے کہ یہی وہ رشتہ ہے جو ایک طرف اہل ایمان کا تعلق اللہ سے قائم کرتا ہے اور دوسری طرف تمام ایمان لانے والوں کو باہم ملا کر ایک جماعت بناتا ہے۔ اس رسی کو "مضبوط پکڑنے" کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کی نگاہ میں اصل اہمیت "دین" کی ہو، اس سے ان کو دلچسپی ہو، اسی کی اقامت میں وہ کوشاں رہیں اور اسی کی خدمت کے لئے آپس میں تعاون کرتے رہیں۔ جہاں دین کی اساسی تعلیمات اور اس کی اقامت کے نصب العین سے مسلمان ہٹے

---

[27] القرآن، 103:3

Surah Aal-E-Imran, 3:103.

اور ان کی توجہات اور دلچسپیاں جزئیات و فروع کی طرف منحرف ہوئیں، پھر ان میں لازماً وہی تفرقہ و اختلاف رونما ہو جائے گا جو اس سے پہلے انبیاء (علیہم السلام) کی امتوں کو ان کے اصل مقصد حیات سے منحرف کر کے دنیا اور آخرت کی رسوائیوں میں مبتلا کر چکا ہے۔[28]

قرآن پاک میں دوسری جگہ ارشاد ہے:

"وَأَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَنَٰزَعُواْ فَتَفۡشَلُواْ وَتَذۡهَبَ رِيحُكُمۡۖ وَٱصۡبِرُوٓاْۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ" [29]

"اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو نہ کرو، ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہمت کمزور ہو جائے گی۔ صبر کے ساتھ کام کرو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

پیر کرم شاہ بیان کرتے ہیں:

"قرآن حکیم تو واضح طور پر ارشاد فرما رہا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا رعب دشمن کے دل پر چھایا رہے، تمہاری ہوا بندھی رہے، اور تمہارے اتحاد و اتفاق کی بنیاد متزلزل نہ ہو تو اطاعت رسول کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہو۔ یہی ایک سپر ہے جس پر تم اہواء و اغراض کے تیروں کو سہار سکتے ہو۔ اور ہمارے عصر حاضر کے ماہرین قرآن ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ انتشار و افتراق کی یہ وبا جو اسلامی کیمپ میں قیامت ڈھا رہی ہے یہ سنت رسول سے سرتابی کا نتیجہ نہیں جس میں عملی طور پر امت کا اکثر حصہ مبتلا ہے بلکہ اتباع سنت کی شامت ہے۔ اب خدا کے یہ سادہ دل بندے کیا کریں۔ قرآن کی صاف اور کھلی ہوئی بات مانیں یا معارف قرآنی کے ان شارحین کی نکتہ آفرینیوں کو تسلیم کریں؟"[30]

---

[28] مودودی، سید ابو العلی، تفہیم القرآن، (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1949ء)، 1/277

Maududi, Abul A'la, Tafheem al-Quran, (Lahore: Idara Tarjuman al-Quran, 1949), Vol. 1, s: 277.

[29] القرآن، 46:8

Surah Al-Anfal, 8:46.

[30] کرم شاہ، پیر، ضیاء القرآن، (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 1399ھ)، 2/154

بائبلی تفاسیر اور فرقہ واریت

بائبل کے الفاظ کا ترجمہ اور تشریح کے عمل میں مختلف مذہبی گروہ اپنے مخصوص فہم اور تفسیر کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ ان کے درمیان تفاوتیں پیدا ہوتی ہیں جو فرقہ واریت کی شکل اختیار کر سکتی ہیں۔

بعض فرقہ وار بائبلی تفاسیر کے ذریعے مختلف عقائد، مذہبی مسائل اور رسوم ورواج کی تشریح کرتے ہیں۔ یہ فرقہ وار عقیدوں اور تشریحات کے ساتھ بائبلی تفاسیر کی تعلیمات کو زیادہ درست تصور کرتے ہیں۔ ان کے نظریات اور تفاسیر میں ایک مذہبی فرقہ کے عقائد، تشریعات اور رسوم ورواج سے مختلف ہو سکتے ہیں۔

بعض فرقہ وار بائبلی تفاسیر کو اپنے مخصوص فہم اور روایات کے ساتھ ترجمہ کرتے ہیں جس سے ان کے نظریات اور تشریحات میں دوسرے فرقہ واروں سے مختلفیت پیدا ہوتی ہے۔ ان کے ترجمہ اور تفاسیر کی شکلوں میں ان کے نظریات، عقائد، تشریحات اور رسوم ورواج میں دیگر فرقہ واروں کے ساتھ تضاد پیدا ہو سکتا ہے۔ اہل بائبل کی فرقہ وارانہ سوچ کے لیے یہی حوالہ کافی ہو گا۔ ولیم میکڈونلڈ کہتے ہیں:

> "Over the years, there has been a fascinating array of attempts to identify the figure known as the "man of sin." This figure has been associated with various entities, including the Roman Catholic Church, the Pope, the Roman Empire, the ultimate manifestation of apostate Christendom, the reincarnation of Judas, the reincarnation of Nero, the Jewish State, Mohammed, Luther, Napoleon, Mussolini, and even considered as a representation of Satan"..[31].

اس تفسیر میں ولیم میکڈونلڈ وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مختلف اوقات میں سردار زمانہ یا لوگ آگاہی مہم چلانے والے کو شیطان کا پجاری کہتی ہے۔ ولیم میکڈونلڈ ایک کیتھولک مفسر ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ بھی یہی سمجھتا کیتھولک کے علاوہ تمام عیسائی شیطان کے برابر ہیں۔

میتھیو ہنری جو کہ ایک پروٹیسٹینٹ ہے وہ اپنی تفسیر میں رومیوں یعنی رومنز کے بارے میں یوں لکھتا ہے:

> "It discusses the condition of the visible church and offers an interpretation of the saying that "the last shall be first, and the first last," in various contexts. Until we are called to serve

---

Karam Shah, Pir, Zia-ul-Quran, (Lahore: Zia-ul-Quran Publications, 1399 AH), Vol. 154/2.
[31]William Macdonald, Believer's Bible commentary, Nashville : Thomas Nelson Publishers,1995,p.2054

God, we spend our days in idleness. Even though this sinful state may involve serving Satan, it can still be considered a form of idleness. The marketplace mentioned here symbolizes the world, and it is through the gospel that we are called away from this worldly marketplace. "Come, come away from this marketplace," it beckons. Working for God does not tolerate frivolity; it requires diligence. While one may choose idleness and risk hell, those aspiring to heaven must be diligent. The Roman penny mentioned represents a day's wages, equivalent to seven and a half pence in modern currency. This does not prove that the reward for our obedience to God is based on works or debt. Even when we have fulfilled all our obligations, we remain unprofitable servants. However, it does signify that a reward is promised to us. Still, no one should postpone repentance until they are old, assuming they have time. Some were called to labor in the vineyard as late as the eleventh hour, despite not having been hired before".[32].

مندرجہ بالا عبارت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ پروٹسٹنٹ رومن چرچ کے خلاف جو اصلاح کی تحریک لے کر چلے تھے۔ اس کی وجہ ان کی بدعات تھیں۔

خلاصہ بحث

مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عیسائیوں کا قرآن اور اس کی تفاسیر پر کیا جانے والا یہ اعتراض کہ اس میں فرقہ واریت کی بو آتی ہے۔ انہیں پر صادق ہوتا ہے کیوں کہ عیسائیوں میں بھی مفسرین مختلف مکاتب فکر کے عقائد کو اپنے زعم میں رد کرتے ہیں۔ اگر مفسرین قرآن یہ کام کرتے ہیں تو اس سے قرآن کے کتاب اللہ نہ ہونے کی دلیل عیسائی کیسے بنا سکتے ہیں۔ یہ بات مانی جا سکتی ہے کہ فرقہ واریت کی لعنت ہم دونوں مذاہب پر مسلط کر دی گئی ہے۔ تاہم اس میں قرآن اور بائبل دونوں کی تعلیمات کا کوئی قصور نہیں ہے۔ ہم مسلمان بائبل کو بیشک تحریف شدہ مانتے ہیں۔ لیکن یہ مانتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اور اللہ کبھی کسی اخلاقی برائی اور معاشرے میں فساد کا حکم نہیں دے سکتا۔

---

[32] Matthew Henry, Matthew Henry's Concise Commentary on the Bible, THE BIBLE TRUTH FORUM, http://www.bibletruthforum.com ,p.1259 (of p.d.f)

مستشرقین کی جانب سے قرآن پر ہونے والے اس اعتراض کہ یہ فرقہ وارانہ فسادات کو پسند کرتا ہے۔ تو اس کے جواب میں آپ کی تفاسیر سے یہ بات آپ کو سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ جس طرح آپ کی تفاسیر میں جو یہ فرقہ وارانہ تضادات موجود ہیں اس میں بائبل کی ایسی کوئی تعلیمات نہیں ہیں بلکہ بائبل تو اتحاد کا حکم دیتا ہے۔ اسی طرح قرآن بھی اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیتا ہے اور کہتا ہے تفرقے میں نہ پڑو۔ مگر دین میں کسی نہ کسی طرح بگاڑ، بیرونی سازشیں اور بدعتوں سے اسلام میں بھی فرقہ واریت عام ہوگئی اور عوام الناس نے قرآن کو چھوڑ دیا۔ اس میں قرآن کا کوئی قصور نہیں۔

سفارشات

- اگر کوئی مستشرقین قرآن پر اعتراض کرے تو اسے بتائیں کہ قرآن تو اتحاد اور اور فرقہ واریت کو ختم کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جیسا کہ دیگر مذاہب کی کتابیں حکم دیتی ہیں۔ اگر مسلمان علماء کی تحاریر میں ایسی باتیں ہیں تو یہ بیرونی سازشوں کے تحت فرقہ واریت کی جارہی ہے۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔
- مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ فرقہ وارانہ تعصب سے پاک رہیں اور ہر کلمہ پڑھنے والے کو مسلمان ہی سمجھیں ۔اور اس کو برا بھلا نہ کہیں۔ کیا ہوا اگر وہ آپ کی رائے سے اتفاق نہیں کرتے۔
- عصر حاضر میں اس کی بڑی ضرورت ہے کیونکہ ہمیں دنیا کو ثابت کرنا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم امن کے پیغام دینے والے تھے۔
- فقہی مسالک کے علماء کو ایک مستقل فورم میں ایک جا کر مسلمانوں کو مخاطب کرنے کا موقع ملنا چاہئے تا کہ وہ امن کی بنیادی تصوریات، نفرت کے خاتمے، اور اخوت و حق کی رائے فراہم کر سکیں۔ ان کے پاس ایسی عملی اختیارات نہیں ہیں کہ وہ کسی عالمی مقررہ اعلان پر دستخط کر کے امت کی اتحاد کی کوشش کریں اور اپنے پیروکاروں کو دوسروں کے خلاف لڑائی کیلئے تیار کر سکیں۔
- تشدد، قتل، غارت اور اختلاف کی منافرت کو دور کرنے کے لئے علماء اور مسالک کے رہنماؤں کو مثبت کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی مسلک کے سربراہ کی رائے کے خلاف آمادہ افراد کے کام کو قابو میں لانا غیر ممکن نظر آتا ہے۔

- ہمیں یہ معلوم کر لینا چاہئے کہ مسائل کا حل صرف قوت کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ ان مذہبی گروہوں کو بھی اصلاح کی طرف دینے کی ضرورت ہے جو دہشت گردی کی کردار ادا کر رہے ہیں۔
- مختلف مذہبی علماء اور بزرگان کو یہ عزم کرنا چاہئے کہ وہ اپنے مسلک کی بدنامی کو روکیں اور دہشت گردی کے اندراج کو روکیں۔
- ہمیں ایک تعمیری رخ پر چلنا چاہئے اور اطلاعات کے ذریعے عوام کو آگاہ کرنا چاہئے تاکہ دہشت گردی کی خطرے کو ختم کیا جا سکے۔